نعت

کچھ فرق نہیں عرش بریں ہے کہ زمیں ہے
معمور ترے ذکر سے ہر بزم حسیں ہے
انسان کوئی تجھ سے کہیں تھا، نہ کہیں ہے
دشمن بھی کہیں جس کو یہ صادق ہے، امیں ہے
رفتار ہو، گفتار ہو، صورت ہو، کہ سیرت
اے حسن مجسم تری ہر چیز حسیں ہے
زینت دہ عالم ہے تری ذات مکرم
تو خاتم کونین کا تابندہ نگیں ہے
افلاک کو نسبت نہیں رفعت سے کچھ اس کی
جو خاک تیرے نقش کف پا کی امیں ہے
یہ شان کریمی ہے کہ گھر فاقہ کشی ہے
سائل کے لیے لفظ "نہیں" لب پہ نہیں ہے
گنجینۂ انوار ہیں سینے ترے دم سے
روشن ترے قدموں سے ستاروں کی جبیں ہے
ہے عجز بیاں پھر بھی، کہیں گرچہ مکرر
"تو ماہِ مبیں، ماہِ مبیں، ماہِ مبیں ہے"
اوروں کو زر و مال جہاں فخر کا ساماں
احسن کا یہ اعزاز، ترا خاک نشیں ہے

(حکیم شریف احسن)